پاکستان میں شعائر اللہ کا تقدس و احترام: قانونی و سماجی مطالعہ

THE SANCTITY AND RESPECT OF SHAʿA'IR ALLAH IN PAKISTAN (LEGAL AND SOCIAL PERSPECTIVES)

محمد اعظم* / پروفیسر ڈاکٹر محمد منظر احسان**

Abstract:
Every nation and community have its own distinct identity, which allows others to recognize its religious or ethnic affiliation. Just as different institutions, such as military or educational bodies, are identified by their uniforms, Islam also has its own refined and well-organized identity expressed through its beautiful and meaningful symbols. Its follower's worship in a particular way and adopt a characteristic style of life. In Islamic terminology, these defining elements are known as the Shaʿa'ir of Islam the visible signs of the faith. The Quran, the narations of the Prophet Muhammad (PBUH), and the works of classical scholars discuss these symbols in detail, and without understanding them, a complete grasp of Islam becomes difficult, if not impossible.This research paper deals with the sanctity and respect of Shaʿa'ir Allah in Pakistan in its legal and social perspectives. It examines the importance of Islamic symbols, the need for their protection, and the manner in which they are treated within Pakistani society. The study finds that although the public holds deep reverence for these symbols, weaknesses in legal enforcement and the mocking attitudes of certain so-called liberal segments create challenges. The analysis includes constitutional provisions, court rulings, and prevailing social trends. The research concludes that strict laws alone are not enough to safeguard Shaʿa'ir Allah. Social awareness, religious education, and the promotion of mutual respect are equally essential. If the state and society work together to preserve the sanctity of these symbols.

Keywords: Shaʿa'ir Allah, Symbols of Islam, Sancity in Islam, Blasphemy Laws, Social Attitudes and Religion, Religious Harmony

دنیا کا ہر معاشرہ اور قوم اپنی ایک امتیازی پہچان رکھتی ہے، جو اس کی ثقافتی، نسلی یا مذہبی پس منظر کی عکاسی کرتی ہے۔ جس طرح مختلف ریاستی یا عسکری اداروں کی شناخت ان کے مخصوص یونیفارم سے ہوتی ہے، اسی طرح اسلام دنیا کا ایک مہذب اور منظّم ترین مذہب ہے جو اپنی منفرد اور دل کش علامات کا حامل ہے۔ یہ علامات، جنہیں اسلامی اصطلاح میں شعائر اللہ یا شعائرِ اسلام کہا جاتا ہے، در حقیقت دین اسلام کے وہ مظاہر ہیں جو مسلمانوں کی دینی اور سماجی زندگی کو دیگر اقوام سے ممتاز کرتے ہیں۔

* لیکچرار، شعبہ علوم اسلام، گرین انٹر نیشنل یونیورسٹی، لاہور

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

قرآن مجید، احادیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)، اور فقہ کی کتب میں شعائر اللہ کا ذکر اور ان کی اہمیت بالتفصیل موجود ہے، جن کے تقدس کو سمجھے بغیر اسلام کی کامل تفہیم مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

مسئلے کا بیان

پاکستان، ایک اسلامی جمہوریہ ہونے کے ناطے، شعائر اللہ کے تحفظ اور احترام کا آئینی اور اخلاقی فریضہ رکھتا ہے۔ قرآن، احادیث، داڑھی، دستار، اور مدارس جیسے شعائر یہاں کی اسلامی شناخت کی بنیاد ہیں۔ عام مسلمان معاشرے میں ان شعائر کے لیے ایک گہری عوامی عقیدت موجود ہے، لیکن موجودہ دور میں ان کے تقدس کو کئی چیلنجز درپیش ہیں۔ قانونی نظام میں ان شعائر کے تحفظ کے لیے سخت قوانین جیسا کہ توہین مذاہب کے قوانین موجود ہیں، مگر ان کا نفاذ اکثر غیر شفاف یا متنازعہ ہو جاتا ہے، جس سے سماجی انتشار پیدا ہوتا ہے۔ مزید برآں، معاشرے کے بعض نام نہاد روشن خیال یا لبرل طبقات کی جانب سے ان شعائر کے خلاف تمسخر آمیز رویے اور تنقید مسائل کو مزید گھمبیر بنا دیتے ہیں۔ یہ تحقیقی مقالہ اسی تضاد کو اجاگر کرتا ہے کہ جہاں ایک طرف ریاستی سطح پر تحفظ کی ضمانت ہے، وہیں سماجی اور قانونی سطح پر تضادات موجود ہیں۔

تحقیقی مقاصد

یہ مقالہ بنیادی طور پر درج ذیل مقاصد کے حصول پر مرکوز ہے:

شعائر اللہ کی اہمیت، ان کے شرعی اور آئینی تحفظ کی ضرورت کو اجاگر کرنا۔

پاکستانی قوانین اور عدالتی فیصلوں میں شعائر اللہ کے تحفظ کے قانونی فریم ورک کا تجزیاتی جائزہ پیش کرنا۔

پاکستانی معاشرے میں شعائر کے بارے میں عوامی عقیدت اور اختلافی رویوں (تمسخر) کا موازنہ کرنا۔

شعائر اللہ کے تحفظ اور مذہبی رواداری کو یقینی بنانے کے لیے قابلِ عمل قانونی اور سماجی تجاویز پیش کرنا۔

تحقیق کی اہمیت

یہ تحقیقی مطالعہ پاکستان کے سماجی اور قانونی نظام پر گہرے اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ یہ نہ صرف شعائر اللہ کی اہمیت کو علمی اور شرعی روشنی میں بیان کرے گا، بلکہ موجودہ قانونی کمزوریوں اور سماجی بے راہ رویوں کی نشاندہی بھی کرے گا۔ اس کے نتائج پالیسی سازوں کو قوانین کے نفاذ کو زیادہ شفاف اور منصفانہ بنانے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ مذہبی رواداری کو فروغ دینے اور پاکستانی معاشرے کو ایک پرامن اور باوقار اسلامی معاشرہ بنانے میں معاون ثابت ہو گا۔

شعائر اسلام کی شرعی حیثیت

شعائر اللہ (اللہ کی نشانیاں) وہ ظاہری علامات ہیں جن کا تعلق دین اور اس کی عبادت سے ہے۔ قرآن مجید میں ان کے احترام کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ سورۃ الحج میں ارشاد ہے اور جو شخص اللہ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے، تو یہ دلوں

کے تقویٰ سے ہے۔

تفسیری لٹریچر میں کعبہ، صفاء و مروہ، قربانی کے جانور، اور اذان وغیرہ کو شعائر اللہ میں شامل کیا گیا ہے جبکہ وسعت کے ساتھ اس میں وہ ہر علامت شامل ہو جاتی ہے جو اسلامی شناخت کو ظاہر کرے۔ احادیثِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں، نماز، روزہ، اور دیگر ارکانِ اسلام کی ادائیگی بھی اسی احترام کا تقاضا کرتی ہے۔

فقہاء نے شعائر کی توہین کو کفر یا سخت ترین گناہ قرار دیا ہے، کیونکہ یہ دراصل اللہ کی وحدانیت اور اس کے دین کا انکار ہے۔ پاکستانی سماج میں قرآن مجید اور سنتِ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے الفاظ کا تقدس سب سے بلند مانا جاتا ہے۔

شعائر اللہ بطور اسلامی شناخت

شعائر صرف مذہبی عبادات تک محدود نہیں، بلکہ مسلمانوں کی سماجی اور انفرادی شناخت کا بھی حصہ ہیں۔

۱۔ لباس اور ظاہری وضع قطع: داڑھی، جو سنتِ نبوی ہے، اور اسلامی لباس جیسے دستار (پگڑی) اور عبایا اسلامی تشخص کے نمایاں شعائر ہیں۔ ان کا مذاق اڑانا یا ان پر تنقید کرنا نہ صرف سنت کی توہین سمجھا جاتا ہے بلکہ ایک مسلمان کی بنیادی شناخت پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔

۲۔ اداروں کا تقدس: مساجد، مدارس، اور درگاہیں وہ ادارے ہیں جو شعائر اللہ کی تعلیم اور فروغ کا مرکز ہیں۔ پاکستان میں مدارسِ اسلامیہ ایک اہم اسلامی علامت ہیں، جن کے نصاب اور طریقہ کار پر کسی بھی قسم کا تمسخر آمیز رویہ شدید سماجی ردِ عمل کو جنم دیتا ہے۔

پاکستان کے آئین 1973ء کی رُو سے، ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اور اس کا آرٹیکل 2 اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دیتا ہے۔ آرٹیکل 31 ریاست کو پابند کرتا ہے کہ وہ اسلامی اقدار کے تحفظ کے لیے اقدامات کرے۔ یہ آئینی دفعات شعائر اللہ کے تقدس کی قانونی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ تعزیراتِ پاکستان شعائر اللہ، خاص طور پر قرآن مجید اور پیغمبر اسلام صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی توہین کے خلاف سخت سزاؤں کا تعین کرتی ہیں۔ دفعہ 295-C، جو نبی اکرم (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کی توہین سے متعلق ہے، سزائے موت کا تقاضا کرتی ہے۔

موجودہ لٹریچر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اگرچہ یہ قوانین شعائر کا بھرپور تحفظ کرتے ہیں، لیکن ان کے غیر شفاف نفاذ اور ذاتی انتقام یا فرقہ واریت کے لیے ان کے غلط استعمال نے سماجی و قانونی نظام میں پیچیدگیاں پیدا کی ہیں۔ یہ قوانین عوامی جذبات کو تو مطمئن کرتے ہیں، لیکن عدالتی فیصلوں اور طریقہ کار پر سوالات بھی اٹھاتے ہیں۔

شعائرِ اللہ: تعریف و توضیح

لفظ "شعائر"، "شعار" کی جمع ہے جس کے معنی ہیں "علامت" یا "نشان"۔ اسلامی اصطلاح میں شعائر اللہ سے مراد وہ تمام امور، مقامات، یا اعمال ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور اطاعت کی علامت قرار دیا ہے۔ ان کی تعظیم دراصل دین کی

تعظیم اور بندگی کے روحانی جوہر کی علامت ہے۔

لفظ "شعار شعیرہ کی جمع ہے اور (شعار) ہر وہ چیز ہے جس کو اللہ عزوجل کی اطاعت کی نشانی بنایا گیا ہو جیسا کہ وقوف، طواف، سعی، رمی اور ذبح وغیرہ۔"[1]

علامہ عینیؒ مختلف اہل لغت کی اراء کی روشنی میں لکھتے ہیں کہ "الشعائر" "شعیرہ" کی جمع ہے، "الشعائر" حج کے اعمال ہیں اور ہر وہ چیز ہے جس کو اللہ عزوجل کی اطاعت کی علامت اور نشانی بنایا گیا ہے۔ اسی طرح اللہ عزوجل کی عبادت کی تمام جگہیں شعائر اللہ ہیں یعنی جن کو کسی عبادت کی علامت بنا دیا گیا وہ شعائر ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ ہر وہ عمل جس کو کسی خاص عبادت کے لیے معین کیا گیا ہو وہ شعار ہے۔ دین کے احکام اللہ پاک کے شعائر ہیں"[2]

تفسیر خزائن العرفان میں شعائر کی تفصیلات میں کعبہ اور مقامات حج کے علاوہ مختلف ایام جیسا کہ رمضان، اشہر حرام، عید الفطر و اضحیٰ، جمعہ اور ختنہ کو بھی شمار کیا گیا ہے۔"[3]

مفتی احمد یار خان نعیمیؒ نے شعائر کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شعائر سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کی تعظیم رب تعالیٰ کی عبادت کی نشانی ہو یا وہ نشان جن کے قیام کا رب تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا ہو۔"

علامہ غلام رسول سعیدیؒ نے شعیرہ کے معنی علامت کے ہیں اور شعائر اللہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے دین کی علامتیں اور خصوصیات ہیں، اور وہ اعمال جن کو اللہ عزوجل نے عبادت اور دین کی علامتیں قرار دیا ہے"[4]

مندرجہ بالا تعریفات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شعائر اللہ میں وہ تمام اوقات، مقامات، اشیاء اور عبادات شامل ہیں جنہیں دینِ اسلام کی پہچان کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، مثلاً:

- اوقات: رمضان المبارک، اشہر حرام، عیدین، جمعہ، ایامِ تشریق۔
- مقامات و عبادات: قرآنِ مجید، بیت اللہ، عرفات، مزدلفہ، منیٰ، صفا و مروہ، مساجد، اذان و اقامت، نماز، داڑھی رکھنا، قربانی کرنا، اور اولیاءِ کرام وصالحین کے مزارات۔

یہ تمام نشانیاں محض رسوم نہیں بلکہ دین کی روحانی اساس کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ان کی تعظیم دراصل ایمان کی علامت ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے، تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔"[5]

قرآن وسنت اور شعائر اللہ کا تقدس

اسلام ایک ایسا دینِ فطرت ہے جو ظاہری و باطنی دونوں پہلوؤں میں انسان کو ربِ کریم کی بندگی کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔ اس دین کے کچھ مخصوص مظاہر اور علامتیں ہیں جنہیں قرآن و سنت میں "شعائر اللہ" کہا گیا ہے۔ یہ وہ نشانیاں ہیں جو بندگانِ مؤمن کے قلوب میں تعظیمِ الٰہی اور اطاعتِ ربانی کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر ان شعائر کی

تعظیم و تقدیس کو ایمان و تقویٰ کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

صفا و مروہ کا شعائر اللہ ہونا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں"[6]

مفتی احمد یار خان نعیمیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"دینی شعائر یعنی علامتوں کا برقرار رکھنا سنتِ الٰہی ہے، جیسے صفا و مروہ کو اللہ رب العزت نے باقی رکھا کیونکہ یہ بزرگوں کی یادگار ہیں۔ لہٰذا بزرگانِ دین کے تبرکات اور ان کے روضے وغیرہ باقی رکھے جائیں تاکہ انہیں دیکھ کر ایمان تازہ کیا جائے۔"[7]

یہ بات واضح ہے کہ شعائرِ دین کی بقا، دراصل ایمان کی بقا ہے۔ لہٰذا کسی عارضی منفی رجحان یا بدعملی کی وجہ سے ان کی تعظیم ترک نہیں کی جاسکتی۔

شعائر اللہ کی تعظیم، تقویٰ القلوب کی علامت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے، تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے"[8]

امام بیضاویؒ نے "شعائر اللہ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں شعائر اللہ سے مراد اللہ کا دین ہے شعائر اللہ کی تعظیم سے مراد اللہ کے دین کی تعظیم ہے۔"

امام ابن کثیرؒ نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا قول نقل کیا ہے کہ شعائر اللہ میں سب بڑا بیت اللہ ہے"[9]

شعائر اللہ کو حلال نہ ٹھہرانا

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ﴾[10]

"اے ایمان والو! اللہ کے نشانوں کو حلال نہ ٹھہراؤ"

امام رازیؒ فرماتے ہیں:

"شعائر اللہ کسی ایک معین چیز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام مکلفات کو شامل ہے، اور حضرت حسنؒ کا قول اس کے قریب ہے کہ شعائر اللہ، اللہ کا دین ہیں"[11]

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

"و هي كل ما كان لله عزوجل من الهدي وغيره"[12]

یعنی "اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جو اللہ کے لیے مخصوص ہو، جیسے ہدی وغیرہ"

دین و شعائر کا مذاق اُڑانا: نفاق و کفر کی علامت:

قرآنِ کریم نے شعائرِ دین کے استہزا اور ان کی تحقیر کو کفر و نفاق سے تعبیر کیا ہے۔ فرمایا گیا:

﴿ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ﴾[13]

"کیا تم اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے ہو؟ بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے"

غزوۂ تبوک کے موقع پر بعض منافقین نے اہلِ ایمان کا مذاق اڑایا، تو ان کے اس طرزِ عمل پر اللہ تعالیٰ نے انہیں کفر کا مرتکب قرار دیا۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیات اسی موقع پر نازل ہوئیں تاکہ واضح ہو کہ دین کے کسی بھی شعار کا مذاق ایمان کی نفی ہے"[14]

اذان و نماز کا استہزا اور انتقامِ الٰہی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ﴾[15]

"اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو وہ اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں"

علامہ طبریؒ روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک عیسائی مؤذن کی اذان سن کر گستاخی سے کہتا: "حُرِّقَ الكاذِبُ" (یعنی جھوٹا جل جائے)۔ ایک رات اس کے گھر میں آگ لگی، اور وہ اپنے اہل و عیال سمیت جل کر ہلاک ہو گیا۔[16]

یہ واقعہ اس امر کی دلیل ہے کہ شعائرِ دین کی اہانت اللہ تعالیٰ کے قہر کو دعوت دیتی ہے۔

دینی استہزا کرنے والوں سے کنارہ کشی

قرآنِ حکیم نے مومنین کو تاکید فرمائی:

﴿ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ ﴾[17]

"اور تم پر کتاب میں اتارا جا چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کا مذاق بنتے دیکھو تو ان کے ساتھ مت بیٹھو، ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو"

اس آیت مبارکہ میں اس امر کی واضح ہدایت ہے کہ شعائر اللہ کی بے ادبی اور دینی مذاق کے اجتماعات سے اجتناب لازم ہے۔

ناروا قول اور ایمان کا خطرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

" عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: «إن العبد لَيَتَكَلَّمُ بالكلمة من رِضْوَانِ الله تعالى ما يُلْقِي لها بَالًا يَرْفَعُهُ الله بها درجاتٍ، وإن العبد لَيَتَكَلَّمُ بالكلمة من سَخَطِ الله تعالى لا يُلْقِي لها بَالًا يَهْوِي بها في جهنم" (18)

"بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی بات زبان سے نکالتا ہے، اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا مگر اس کی وجہ سے اللہ اس کے کئی درجے بلند فرما دیتا ہے، اور ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی والی بات کرتا ہے جس کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں، لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے"

ایک اور روایت میں فرمایا:

"إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللهِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا، فَيَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ خَرِيفًا"(19)

"بے شک آدمی اللہ کی ناراضی والی ایک بات زبان سے نکالتا ہے، جسے وہ کوئی بری چیز نہیں سمجھتا، اور اس کلمہ کی وجہ سے وہ جہنم کی آگ میں ستر سال تک گرتا چلا جاتا ہے"

ان روایات سے واضح ہوتا ہے کہ دینی شعائر یا ان سے متعلق امور میں بے احتیاطی کبھی کبھار ایمان کے زوال کا سبب بن جاتی ہے۔

تشبہ بالکفار اور دینی شناخت

شعائرِ اسلام کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنی دینی شناخت اور امتیازی شعار کو برقرار رکھے۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"(20)

"جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے، وہ انہی میں سے ہے۔"

قرآن و سنت اور اقوالِ ائمہ کی روشنی میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم ایمان کا جزوِ لازم ہے، جبکہ ان کی اہانت یا استہزا ایمان کے منافی عمل ہے۔ مومن کے لیے لازم ہے کہ وہ دین کے ہر شعار — خواہ وہ وقت ہو، مقام، عبادت یا سنتِ مطہرہ — کا احترام دل و جان سے بجالائے۔ یہی تقویٰ القلوب ہے، یہی ایمان کی علامت، اور یہی فلاحِ دارین کا ذریعہ۔

پاکستان میں شعائرِ اللہ کے تقدس کا قانونی و سماجی پہلو:

مملکت خداداد پاکستان میں ہر آئینِ و قانون کے بنیاد قرآن وسنت پر ہے یعنی قرآن وسنت کی بالادستی ہے۔ اس لیے ملک پاکستان میں ریاستی سطح پر دینی تعلیمات کے فروغ، اسلامی قانون کی تعبیر و تشریح، اور سماجی عدل کے قیام کے لیے عملی اقدامات کیے جاتے ہیں۔

تاہم اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ اسلامی نظام صرف قوانین کے نفاذ سے مکمل نہیں ہوتا، بلکہ اس کے لیے معاشرے میں اسلامی روح اور اخلاقی شعور کا زندہ رہنا ضروری ہے۔ قانون کی بالادستی کے ساتھ ساتھ ایمان، تقویٰ، عدل، صداقت، دیانت، رواداری، اور شعائرِ الٰہی کے احترام کا فروغ بھی ناگزیر ہے۔

اسلامی ریاست کا حقیقی کردار یہ ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے دلوں میں توحید، عدل اور خیر کے جذبات کو بیدار کرے، اور ایسے تمام رجحانات کی حوصلہ شکنی کرے جو معاشرتی سطح پر بدعات، خرافات یا مذہبی استحصال کا باعث بنتے ہیں۔ اسی روح کے ساتھ قرآنِ حکیم نے فرمایا:

﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾[21]

"تاکہ وہ دینِ حق کو تمام باطل نظاموں پر غالب کر دے۔"

یہی مقصدِ قیامِ پاکستان بھی تھا کہ یہاں قرآن وسنت کی روشنی میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جائے جہاں اللہ کی وحدانیت اور انسانی مساوات کے اصول پر نظامِ زندگی استوار ہو۔

قانونی پہلو

آئینِ پاکستان کی دیباچہ میں صراحت کے ساتھ درج ہے کہ:

"اقتدارِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے، اور پاکستان کے عوام ایک مقدس امانت کے طور پر اسے استعمال کریں گے۔"

یہ شق دراصل اسلامی ریاست کے نظریاتی تشخص کی بنیاد ہے۔ آئین کے مطابق کوئی بھی قانون قرآن وسنت کے منافی نہیں بنایا جاسکتا، اور تمام ریاستی ادارے اسلامی اقدار کے تحفظ کے پابند ہیں۔

اسی روح کے تحت عدالتیں مختلف مواقع پر ایسے فیصلے دے چکی ہیں جن میں مذہبی ہم آہنگی، عبادت گاہوں کے احترام، اور دینی شعائر کی حرمت کو برقرار رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔

آئینِ پاکستان شعائرُ اللہ کے احترام کو نظریاتی بنیادوں پر قائم کرتا ہے۔ دیباچہ میں درج ہے:

"اقتدارِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے، اور پاکستان کے عوام اسے ایک مقدس امانت کے طور پر استعمال کریں گے۔"(دیباچہ، آئینِ پاکستان 1973)

یہ شق اس بات کا اظہار ہے کہ ریاست کی قانون سازی، پالیسی اور عدالتی نظام کا مرکز اسلامی اصول ہیں۔ مزید یہ کہ:

آرٹیکل 227: "تمام موجودہ قوانین قرآن و سنت کے احکام کے مطابق ڈھالے جائیں گے اور کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو قرآن و سنت کے منافی ہو۔" (آئینِ پاکستان، آرٹیکل 227)

اسلامی نظریاتی کونسل کا کردار

اسلامی نظریاتی کونسل آئین کے آرٹیکل 230 کے تحت قائم کی گئی، جس کا مقصد یہ ہے کہ:

- قوانین کا اسلامی معیار سے تقابل کیا جائے۔
- اور حکومت کو سفارشات فراہم کی جائیں۔ (Constitution of Pakistan, Article 230)

کونسل کے متعدد رپورٹس میں شعائر اسلام کے احترام، مذہبی ہم آہنگی اور اخلاقی اصولوں کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

عدالتی نظائر

پاکستانی عدلیہ نے وقتاً فوقتاً ایسے فیصلے دیے ہیں جن میں اسلامی شعائر کے تحفظ کو قانونی اہمیت دی گئی ہے۔ مثالیں:

جمعہ کی تعطیل کا فیصلہ (1979)

عدالت نے قرار دیا کہ جمعہ مسلمانوں کا مذہبی اجتماع ہے، جس کا احترام ریاستی ذمہ داری ہے۔

رمضان آرڈیننس 1981

اس قانون میں روزہ داروں کے احترام کو لازمی قرار دیا گیا۔

گستاخیٔ رسالت ﷺ اور مذہبی شخصیات کے احترام سے متعلق فیصلے

عدالت نے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے اعمال کو جرائم کے زمرے میں شمار کیا۔

اقلیتوں کی عبادت گاہوں کے تحفظ سے متعلق فیصلہ

سپریم کورٹ (جسٹس ثاقب نثار بنام فیڈریشن) نے واضح کیا کہ عبادت گاہ کا احترام اسلامی اور آئینی دونوں ذمہ داری ہے۔ (PLD 2014 SC 699)

متعلقہ قوانین

Pakistan Penal Code Sections 295–298: مذہبی جذبات کے احترام سے متعلق جرائم

Ehtram-e-Ramazan Ordinance 1981

West Pakistan Loudspeaker Act 1965 (مذہبی منافرت پھیلانے کی ممانعت

Section 298-A: اہلِ بیتؓ، صحابہؓ، ازواجِ مطہراتؓ کے احترام کے تحفظ کے لیے قانون

یہ تمام قوانین شعائر اسلام کی حرمت کو عملی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

مثلاً:

جمعہ کے دن عام تعطیل کا اعلان،

رمضان المبارک کے احترام کا قانون،

مقدس شخصیات کے خلاف گستاخانہ رویوں کی ممانعت،

یہ سب دراصل شعائرِ اسلامی کے قانونی تحفظ کی صورتیں ہیں۔

سماجی پہلو

شعائرُ اللہ کا تقدس صرف قانونی نہیں بلکہ سماجی اور اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔ قرآن نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾[22]

"اور جو شخص اللہ کے نشانات کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔"

اسلامی معاشرے میں رواداری، باہمی احترام، اور اعتدال کی بنیاد اسی آیت پر قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جہاں اپنے شعائر کی تعظیم کا حکم دیا ہے، وہیں دوسروں کے عقائد و مذہبی جذبات کی بے حرمتی سے بھی روکا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾[23]

"اور تم ان (معبودوں) کو برا نہ کہو جنہیں یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، مبادا وہ جہالت میں اللہ کو برا کہنے لگیں۔"

یہ آیت سماجی ہم آہنگی اور مذہبی احترام کا ابدی اصول بیان کرتی ہے، جو ہر دور کے اسلامی معاشرے کے لیے رہنما ہے۔

توحید اور دینی اعتدال

اسلام کا اصل جوہر توحید ہے—یعنی عبادت، اطاعت اور اعتماد صرف اللہ کے لیے مخصوص ہیں۔ لیکن اسلام نے ساتھ ہی یہ بھی تعلیم دی کہ محبت و عقیدت میں اعتدال قائم رکھا جائے۔ اہلِ ایمان کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ انبیاء، صحابہ، اولیاء، اور صالحین کے احترام میں مخلص ہوں، لیکن ان کے ساتھ عبادت یا الوہیت کی نسبت قائم نہ کریں۔ علامہ اقبال نے اسی توازن کو اپنے شعر میں خوبصورت پیرایے میں بیان کیا:

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے

یہ جہاں معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

اقبال کے نزدیک عشقِ رسول ﷺ اور محبتِ اہلِ بیتؓ ایمان کی روح ہے، مگر یہ سب قانونِ شریعت کے تابع ہیں۔ یہی وہ توازن ہے جس سے ایک صالح اور مہذب اسلامی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

پاکستان چونکہ اسلامی جمہوریہ ہے، اس لیے یہاں شعائرِ اسلام کے تقدس کا تحفظ محض مذہبی نہیں بلکہ آئینی اور سماجی

فریضہ بھی ہے۔ ریاست اور عوام دونوں کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہیے کہ دینی شعائر کی بے حرمتی سے بچا جائے، مذہبی رسومات میں اسراف، نمود و نمائش یا خرافات سے گریز کیا جائے، اور توحید، عدل، رواداری اور اخلاقی اصلاح کو فروغ دیا جائے۔ اسی میں پاکستان کے قیام کا مقصد، امت کی وحدت، اور ایمان کی بقا مضمر ہے۔

خلاصۂ بحث و نتائج

پاکستان کے قیام کی ایک بنیادی روح اسلامی شعائر کی آزادی سے وابستہ ہے۔ اگر آج ہم ان شعائر کے احترام میں کوتاہی برتیں یا ان کا تمسخر اڑانے والوں کے سامنے خاموش رہیں، تو یہ نہ صرف دینی بلکہ قومی شناخت کے لیے بھی خطرناک ہے۔ قرآنِ کریم نے مذاق اڑانے کو کفار و مشرکین کی روش قرار دیا ہے۔ افسوس کہ آج بعض نام نہاد جدید ذہن بھی اسی راہ پر چل نکلے ہیں۔ لہٰذا وقت کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان اپنے دینی شعور کو بیدار کرے، اسلامی شعائر کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھے، اور علم، ادب، برداشت اور استدلال کے ذریعے ایسے رجحانات کا مقابلہ کرے جو مذہب اور سماجی وحدت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اگر ریاست، علماء، تعلیمی ادارے، اور عوام یکجا ہو جائیں تو پاکستان سیرتِ النبی ﷺ کی روشنی میں ایک پر امن، باوقار اور روادار اسلامی معاشرہ بن سکتا ہے، جو دنیا کے لیے ایک روشن مثال ہو۔

اس تحقیقی مطالعے سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آئی ہے کہ شعائر اللہ کا احترام نہ صرف اسلامی تعلیمات کی اساس ہے بلکہ پاکستانی معاشرت کی فکری اور روحانی بنیاد بھی ہے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ میں ہمیں مذہبی رواداری، تحمل، اور مختلف مذاہب کے مقدسات کے احترام کی اعلیٰ ترین مثالیں ملتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے نہ صرف مسلمانوں کو اپنے دینی شعائر کی پاسداری کا حکم دیا بلکہ دوسروں کے مذہبی جذبات کے احترام کو بھی لازم قرار دیا۔

تحقیق سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوا کہ:

- قانونی و آئینی سطح پر شعائر اللہ کو مکمل تحفظ حاصل ہے، تاہم ان قوانین کے غیر منصفانہ استعمال نے بعض اوقات معاشرتی بے چینی کو جنم دیا ہے۔
- سماجی سطح پر اگرچہ اکثریت شعائر کے تقدس کی قائل ہے، مگر کچھ طبقے جدیدیت یا آزادیِ اظہار کے نام پر مقدسات کی توہین یا تمسخر کا مظاہرہ کرتے ہیں، جو معاشرتی انتشار کا باعث بنتا ہے۔
- تعلیمی اور فکری کمزوری نے نئی نسل میں دینی شعور کو کمزور کیا ہے، جس کے نتیجے میں شعائر اللہ کے احترام کا جذبہ ماند پڑ رہا ہے۔
- نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے رہنمائی لیتے ہوئے واضح ہوتا ہے کہ محض قانونی سختی کافی نہیں، بلکہ معاشرتی سطح پر علم، فہم، برداشت، اور تربیت کی ضرورت ہے تاکہ شعائر کے احترام کو دلوں میں راسخ کیا جا سکے۔
- مختصراً یہ کہ شعائر اللہ کا احترام صرف مذہبی فریضہ نہیں بلکہ قومی وحدت، امن اور سماجی ہم آہنگی کا ضامن ہے۔

تجاویز و سفارشات

تحقیق کے نتائج کی روشنی میں درج ذیل عملی تجاویز پیش کی جاتی ہیں تاکہ پاکستان میں شعائر اللہ کے تقدس اور بین المذاہب رواداری کو مضبوط بنایا جا سکے:

- بلاسفیمی قوانین کے غلط استعمال کی روک تھام کے لیے تحقیقات کا شفاف نظام متعارف کرایا جائے۔
- پولیس، پراسیکیوشن اور عدلیہ کے لیے خصوصی تربیتی پروگرام تشکیل دیے جائیں تاکہ وہ مذہبی مقدمات میں غیر جانب دار اور منصفانہ کردار ادا کریں۔
- سپریم کورٹ کی سطح پر خصوصی بنچ تشکیل دیا جائے جو مذہبی تقدس سے متعلق کیسز کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹائے۔
- نصابِ تعلیم میں سیرت النبی ﷺ کے اس پہلو کو شامل کیا جائے جس میں مذہبی رواداری، تحمل، اور دوسروں کے مقدسات کے احترام پر زور دیا گیا ہے۔
- دینی مدارس اور عصری اداروں کے مابین مکالمے کا فروغ کیا جائے تاکہ طلبہ میں فکری توازن اور اعتدال پیدا ہو۔
- میڈیا ہاؤسز اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ریگولیٹری پالیسی بنائی جائے تاکہ مذہبی تمسخر، نفرت انگیز مواد اور توہین آمیز گفتگو کو روکا جا سکے۔
- اسلامی شعائر کے احترام اور مذہبی ہم آہنگی کو اجاگر کرنے والے پروگرامز نشر کیے جائیں۔
- مساجد، تعلیمی اداروں اور میڈیا کے ذریعے شعور بیداری مہمات چلائی جائیں تاکہ عوام میں دینی غیرت کے ساتھ ساتھ تحمل و بردباری کا جذبہ پروان چڑھے۔
- علماء، اساتذہ، اور فکری رہنما اس امر کو یقینی بنائیں کہ دینی شعائر کے احترام کے ساتھ دوسروں کے جذبات کا بھی خیال رکھا جائے۔
- مختلف مذہبی نمائندوں کے درمیان مکالمے کے فورمز تشکیل دیے جائیں تاکہ غلط فہمیوں اور تناؤ کو ختم کیا جا سکے۔

حوالہ جات

(1) افریقی، محمد بن مکرم بن علی. لسان العرب. بیروت: دار صادر، 1414ھ، ج4، ص414–415

(2) عيني، بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد، عمدة القاري شرح صحيح البخاري. بيروت: دار إحياء التراث العربي، ج9، ص285

(3) مراد آبادی، نعیم الدین. تفسیر خزائن العرفان. لاہور: رضا فاؤنڈیشن، 2012، زیرِ آیت، البقرۃ:158

(4) سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن. لاہور: فرید بک سٹال، 1999، زیر آیت، البقرۃ:158

(5) الحج:32

(6) البقرۃ:158

(7) نعیمی، احمد یار خان، تفسیر نعیمی، گجرات: نعیمی کتب خانہ، 2004، زیرِ آیت: البقرۃ158

(8) الحج:32

(9) ابن کثیر، إسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم. تحقیق: سامي بن محمد سلامة. الریاض: دار طیبة للنشر والتوزیع، 1999، ج5، ص420

(10) المائدہ:2

(11) الرازي، فخر الدين محمد بن عمر بن الحسن، مفاتيح الغيب التفسير الكبير، بيروت: دار إحياء التراث العربي، الطبعة الثالثة، 1420ھ، ج 11، ص280

(12) أحمد بن مصطفى الفرّان، تفسير الإمام الشافعي، رياض: دار التدمرية، 1427ھ، ج۔2، ص۔694

(13) التوبۃ:65-66

(14) ابن کثیر، إسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم. تحقیق: سامي بن محمد سلامة. الریاض: دار طیبة للنشر والتوزیع، 1999، ج4، ص 121

(15) المائدۃ:58

(16) الطبري، محمد بن جرير. جامع البيان في تأويل القرآن. تحقيق: أحمد محمد شاكر. بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى، 1420ھ، ج 10، ص432

(17) النساء:140

(18) ابن حبان، محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، مؤسسة الرسالة، بیروت، 1988، ج:13، ص:14، رقم الحدیث:5706

(19) ابن ماجة، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، دار إحیاء الکتب العربیة، ج:2، ص:13، رقم الحدیث:3970

(20) أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت، ج:4، ص:44، رقم الحديث:4031

(21) التوبہ:33

(22)الحج:32

(23)الأنعام:108